اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

دار الامان قادیان

ٹیلیفون نمبر ۴۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

یوم سہ شنبہ

جلد ۲۹ | ۱۱ امان ۱۳۲۰ ہش | ۱۲ صفر ۱۳۶۰ ھ | ۱۱ مارچ ۱۹۴۱ء | نمبر ۵۵

شیعہ صاحبان کا قادیان میں اپنے رنگ کا پہلا اجتماع

قادیان ۹ مارچ ۱۹۴۱ء۔ کل اور آج قادیان میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی رسم چہلم کے نام سے اجتماع ہوا جس میں بیرونجات کے شیعہ اور دوسرے مسلمان شریک ہوئے۔ جلسہ منعقد کر کے مرثیہ خوانی ماتم اور تقریریں کی گئیں۔ بعض تقریروں میں احمدیت کے خلاف بھی کئی باتیں کہی گئیں اور شیعہ اصحاب کو جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال دلانے کی کوشش کی گئی۔ حالانکہ ایسی تقریریں کرنے والوں میں وہ لوگ بھی تھے۔ جو شیعہ عقائد کو اسلام کے خلاف قرار دیتے ہیں۔

ہم جس طرح اپنے عقائد کے اظہار۔ اور ان کی تبلیغ کے لئے پوری پوری آزادی چاہتے ہیں۔ اسی طرح دیگر فرقوں، اور دوسرے مذاہب کا بھی یہ حق سمجھتے ہیں۔ کہ وہ تہذیب اور متانت کے ساتھ اپنے عقائد کا اظہار کریں۔ اور اپنی مذہبی رسوم آزادی کے ساتھ بجا لائیں۔ حتٰی کہ اس کے انتظام میں امداد دینے کے لئے بھی تیار رہتے ہیں۔ چنانچہ مذکورہ بالا اجتماع کے موقعہ پر جس قسم کی جائز امداد ہم سے چاہی گئی۔ وہ ہم نے بڑی فراخدلی سے دی۔

ان حالات میں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ قادیان میں پہلی دفعہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے چہلم کی رسم منانے میں حکام نے خاص طور پر سرگرمی کا اظہار کیا ہے۔ اور ان کے اہتمام میں اب کے یہ ایک ایسی تقریب منعقد ہوئی ہے۔ جو اس سے پہلے کبھی قادیان میں نہیں منائی گئی۔ قادیان میں شیعہ اصحاب کی کوئی ایسی آبادی نہیں ہے جس نے اس قسم کی رسوم ادا کرنے کی کبھی ضرورت سمجھی ہو۔ یہ سب کچھ بیرونی لوگوں کا کیا کرایا تھا۔ اور جس میں حکام کی ہر رنگ میں امداد شامل تھی۔

جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں۔ شیعہ صاحبان کو اپنے عقائد کے اظہار کا اسی طرح حق حاصل ہے جس طرح ہمیں اپنے عقائد کا۔ لیکن اس بارے میں حکام نے جو رویہ اختیار کیا اس کی بنا پر کہنا پڑتا ہے۔ کہ ان کے پیش نظر کوئی خاص مقصد ہے۔ اور اس مقصد کی خاطر وہ نئے نئے مواقع پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

وہ شیعہ صاحبان جو اس موقعہ پر قادیان میں تشریف لائے۔ اگرچہ اپنی ایک مذہبی تقریب کے نام سے جمع ہوئے۔ تاہم ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ قادیان کی اس گمنام بستی میں آئے۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے قبل کچھ بھی اہمیت حاصل نہ تھی۔ اور جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے اس وقت جبکہ قادیان کا نام لینا بھی جرم سمجھا جاتا تھا۔ اور قادیان آنا تو کسی بڑے بہادر اور دلیر انسان کا ہی کام ہوتا تھا۔ کیونکہ اس کے رستہ میں کئی قسم کی روکیں اور مشکلات حائل کی جاتی تھیں۔ یہ فرمایا تھا کہ یہاں دور دور سے لوگ آئیں گے۔ یہ پیشگوئی مختلف رنگوں اور مختلف طریقوں سے پوری ہوتی ہوئی اب شیعہ اصحاب کے اجتماع سے بھی ایک رنگ میں پوری ہوئی ہے۔

پھر ان اصحاب کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جنہوں نے اپنی کئی قسم کی غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے ہمارے مقدس مقامات کو دیکھا۔ اور مختلف اصحاب سے تبادلۂ خیالات بھی کیا۔ نیز مطالعہ کے لئے لٹریچر لیا۔ امید ہے۔ کہ وہ ٹھنڈے دل سے تمام باتوں پر غور کریں گے۔

اخلاق سوز اشتہارات

اخبارات کی آمدنی کا ایک بہت بڑا ذریعہ اشتہارات ہوتے ہیں۔ اسی لئے کہا جاتا ہے۔ کہ کوئی بڑے سے بڑا اخبار محض اس آمدنی پر نہیں چل سکتا۔ جو خریداروں سے حاصل ہوتی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے آج کل عام طور پر اردو میں جو اشتہار بازی ہو رہی ہے۔ وہ نہایت ہی اخلاق سوز ہے۔ ان اشتہارات میں نہایت فحش تشریحات اور شرمناک تفصیلات پیش کی جاتی ہیں۔ اور اکثر اخبارات آنکھیں بند کر کے انہیں اس لئے نمایاں طور پر شائع کرتے ہیں۔ کہ ایک طرف تو اپنا حجم زیادہ دکھائیں۔ اور دوسری طرف روپیہ کمائیں۔ انہیں اس بات کی پروا نہیں۔ کہ اس طرح مالی نقصان کے علاوہ بد اخلاقی بھی پھیلتی ہے۔

اس بارے میں "الفضل" جس قدر محتاط ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کسی بھی قیمت پر کوئی ایسا اشتہار شائع نہیں کیا جاتا۔ جس میں مذاق سلیم کے خلاف کوئی لفظ ہو۔ اور اس وجہ سے بارہا وصول شدہ روپے واپس کر دیئے گئے ہیں۔ ان حالات میں "الفضل" کو جو مالی مشکلات درپیش ہیں۔ انہیں خریداری میں اضافہ کر کے ہی دور کیا جا سکتا ہے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ امان ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمدللہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ورم۔ درد شکم اور ضعف کی وجہ سے زیادہ علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا جاری رکھیں۔

مقامی درسگاہوں کے سالانہ امتحانات شروع ہو گئے ہیں ؎

نمائندگان مجلس مشاورت کو ضروری اطلاع

قبل ازیں مجلس مشاورت کے انعقاد کے متعلق اور اس میں شامل ہونے والے اصحاب کے لئے شرائط وغیرہ کا اعلان کیا جا چکا ہے۔ چونکہ ابھی تک نمائندگان کے اسماء گرامی سے کسی جماعت کی طرف سے اطلاع نہیں آئی۔ اس لئے حسب منظوری سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ ایسی اطلاعات کا مشاورت کے انعقاد سے ۱۵ دن قبل دفتر ہذا میں پہونچ جانا ضروری ہے اس کے مطابق اس دفعہ ۲۶ امان ۱۳۲۰ ہش مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۴۱ء کی شام تک یہ اطلاعیں پہونچ جائیں۔ نیز جماعتوں کی اطلاع کے لئے مزید وضاحت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نمائندہ کے بقایا دار نہ ہونے کی تصدیق سیکرٹری مال کی طرف سے اور انتخاب کے باقاعدہ ہونے کی اطلاع امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے ہونی چاہیئے۔ جس میں درج ہو۔ کہ جماعت ہذا نے باقاعدہ اجلاس میں بالاتفاق یا بکثرت رائے فلاں صاحب کو نمائندہ منتخب کیا ہے۔

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیرالمومنین

احباب وی پی وصول فرمالیں

حسب اعلانات سابقہ جن احباب کا چندہ ۲۰ مارچ ۱۹۴۱ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام وی۔ پی ارسال کئے جا رہے ہیں۔ ۱۰ مارچ سے قبل چندہ ارسال کر دینے والے یا ادائیگی کے متعلق اطلاع دے دینے والے اصحاب کے وی پی روک لئے گئے ہیں۔ دوسرے تمام احباب سے استدعا ہے۔ کہ براہ کرم وی۔ پی وصول فرمالیں۔ ہم نے بارہا احباب سے گزارش کی ہے۔ کہ ایسی صورت میں جبکہ قبل از وقت اخبار کے ذریعہ ان کو اطلاع دے دی جاتی ہے۔ وی۔ پی واپس نہیں کرنا چاہیئے۔ اب پھر مؤدبانہ گزارش ہے کہ ایک دوست بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جو وی پی واپس کر کے دفتر کو نقصان پہونچائے۔ اور خود اخبار کے مطالعہ سے محروم رہے۔

خاکسار۔ مینجر الفضل

ذکرِ حبیب علیہ السلام

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں

۶۹۔ بیویوں سے نیک سلوک کی تعلیم

غالباً سنہ ۱۹۰۰ء یا اس کے قریب کا واقعہ ہے۔ کہ حضرت مولوی حکیم فضل دین صاحب مرحوم جو میرے ہم وطن تھے۔ اور ہجرت کر کے قادیان میں مقیم تھے۔ انہوں نے اپنی بیوی کو کسی امر پر ناراض ہو کر ایک طمانچہ مار دیا۔ بیوی صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جا کر شکائت کی۔ جس پر حضور نے حکیم صاحب کو لکھا کہ یہ طریق ٹھیک نہیں۔ حکیم صاحب نے جواب میں عرض کیا کہ قرآن شریف میں عورتوں کو مارنے کی اجازت ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ کہ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ نے عورت کی اصلاح کے واسطے تین طریق فرمائے ہیں۔ وہ بھی اس صورت میں جبکہ ان سے نشوز کا خوف ہو۔ واللّٰتی تخافون نشوزھن فعظوھن و اھجروھن فی المضاجع واضربوھن (پارہ ۵ ع ۳) اول نصیحت کرنا دوم خوابگاہ میں علیحدگی سوم مارنا۔ اس میں مختلف طبائع اور مختلف قسم کے قصوروں کے لئے تین طریق اصلاح کے بتلائے گئے ہیں۔ اور مارنا آخری صورت ہے۔ جبکہ اور کسی صورت سے اصلاح نہ ہو سکے۔ اور در حقیقت سب سے بڑے جرم فحش اور بے حیائی پر ایسا کرنے کا حکم ہے۔ لیکن قرآن شریف نے ساتھ ہی یہ بھی حکم دیا ہے واتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم (پارہ ۲۴ رکوع ۳) تمہارے رب کی طرف سے جو کچھ نازل ہوا کہ یہ اجازت ہے۔ اس میں سے جو سب سے بہتر بات ہو اس کی پیروی کرو۔ آپ کو چاہیئے تھا۔ کہ سب سے احسن امر فعظوھن کی پیروی کرتے۔ اور وعظ و نصیحت سے کام لیتے نہ کہ مارنے کے حکم کی طرف جلدی سے متوجہ ہو جاتے۔ جو خاص حالت کے لئے جائز ہے۔ نہ کہ اس لئے کہ انسان جوش نفس سے بے اختیار ہو کر اس پر عمل کرنے لگ جائے۔ محمد صادق عفا اللہ عنہ

جماعت احمدیہ کوٹ آغا خاں کا جلسہ

۱۲۔۱۳ مارچ کو جماعت احمدیہ کوٹ آغا خاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کا جلسہ منعقد ہوگا۔ اردگرد کے دیہات کے احمدی احباب کثرت سے شریک جلسہ ہوں۔ مرکز سے علماء کرام جائیں گے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ و ضلع گجرات سے خطاب

موضع گکھڑ ضلع گوجرانوالہ کو اپنے اردگرد کے علاقہ میں ایک مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ یہاں مسجد کا نہ ہونا تبلیغ کے راستہ میں ایک زبردست روک ثابت ہو رہا ہے۔ مقامی طور پر جماعت نہائت قلیل ہے۔ اور ان میں بھی سوائے زمینداروں کے ایک گھر کے باقی افراد مالی لحاظ سے کمزور ہیں۔ چودھری صاحبان نے قابل قدر قربانی کی ہے اللہ تعالےٰ انہیں اور توفیق دے۔ انہوں نے اراضی تعدادی دس مرلہ مسجد کے واسطے اور تقریباً ۲ کنال قبرستان کے واسطے دے دی ہے۔ اور اینٹوں کا انتظام بھی کر دیا ہے۔ باقی اخراجات کے واسطے مرکز سے مدد مانگی گئی۔ انہوں نے ضلع گوجرانوالہ و گجرات سے چندہ فراہم کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ جس کا اعلان اخبار الفضل ۱۸ ماہ تبلیغ میں ۲

م ہو چکا ہے۔ لہذا جملہ جماعت ہائے ضلع گوجرانوالہ و گجرات کے سیکرٹریوں و پریذیڈنٹوں نیز خدام الاحمدیہ سے استدعا ہے۔ کہ وہ اس کار خیر میں جو کہ صدقہ جاریہ ہے بھاری مدد فرمائیں۔ اور اپنے اپنے ہاں تحریک کر کے جس قدر رقم اکٹھی ہو چودھری امانت علی صاحب چنڈر پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ کے نام بذریعہ منی آرڈر بھیجکر مشکور فرمائیں ڈاکخانہ کی رسید ان کے پاس ہوگی۔ بعد میں روپیہ کی وصولی پر انہیں اپنی رسیدیں بھجوا دی جائیں گی۔

محمد مالک سیکرٹری انجمن احمدیہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ

حضرت مسیح موعُود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اور خدماتِ اسلام

اخبار" اہلحدیث" ۷ مارچ نے "مصنّفینِ اسلام" کے نام سے ایک مضمُون شائع کیا ہے۔ جو مسلمانوں کی شاندار علمی روایات کو تازہ کر کے ان کے اندر علم و ادب کی طرف میلان پیدا کرنے کا موجب ہو سکتا ہے۔ ہمیں یہ مضمُون پڑھنے کے بعد حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خصوصیت آپ کی صداقت۔ اور آپ کی بے نظیر دینی خدمات کا زبردست ثبوت نظر آیا۔ اس مضمُون میں بتایا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کی ترقی (علمی) کا اصل زمانہ تیسری صدی ہجری سے شروع ہو کر چھٹی پر ختم ہوتا ہے۔ اس چار سو سال کے عرصہ میں دُنیائے اسلام پر آفتابِ علم و ادب پُوری تابانی سے چمکتا رہا!! پھر اس دَور کے جیّد علماء کا تذکرہ کیا گیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ "امام ابن جریر کی تفسیر اور تاریخ دُنیا میں معتبر اور صحیح مانی جاتی ہے۔ ابو محمد ابن حزم ظاہری نے فقہ اصُول۔ حدیث۔ نحل ملل۔ تاریخ۔ نسب ادب۔ اور مناظرے کے بارہ میں قریباً چار سو کتابیں لکھی ہیں۔ جن کے صفحات کا مجموعہ اسّی ہزار ہے۔ حافظ ابن تیمیہ نے اصُول۔ عقائد۔ فقہ۔ حدیث۔ تفسیر اور فتاوی کے متعلق تقریباً تین سو کتابیں تصنیف کیں۔ ابراہیم ابن ہشیم مشہُور ریاضی داں تھا۔ اس نے فوٹو کیمرہ ایجاد کیا۔ علماء ابو نصر فارابی کو منطق کا معلم ثانی کہتے ہیں۔ وہ یونانی زبان سے فلسفے کی کتابوں کے ترجمے کرتا تھا۔ ابو علی ابن سینا منطق۔ فلسفہ۔ اور طب کا امام ہے۔ شہید علم ابو ریحان بیرونی نے ادب۔ ریاضی اور نجوم میں اتنی کتابیں لکھی ہیں۔ جن کے ناموں کی فہرست ساٹھ صفحات پر ہے۔ جاحظ نے دُنیا کو تصنیف کا طریق بتایا۔ محمد بن جماعہ نے فقہ۔ تفسیر حدیث۔ جدل۔ صرف۔ نحو۔ معانی۔ بیان بدیع۔ منطق۔ ہیئت۔ فلسفہ۔ زیج طب۔ رمل۔ کیمیا وغیرہ علوم کے کامیاب مصنف تھے۔ ابو مُوسے جابر علم کیمیا کا امام ہے۔ اس نے تیرہ سو رسالے آلاتِ جنگ کے بارے میں لکھے ہیں" وغیرہ وغیرہ یہ سب بزرگ آسمانِ علم و فن کے درخشندہ ستارے ہیں۔ اور کوئی مسلمان ان کے وُجُود پر فخر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ان کی علمی خدمات کو غیر مسلم دُنیا بھی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ کوئی مسلمان ان کی اس قابلیت کو نظر انداز کر سکے۔ لیکن ان تمام مصنفین اور علماء کی مساعی کو دیکھنے سے ایک بات نمایاں نظر آتی ہے۔ اور وُہ یہ کہ ان میں سے اکثر نے اصطلاحی علوم کی تحقیقات و ریسرچ پر ہی زیادہ زور دیا ہے۔ اور منطق۔ فلسفہ۔ رمل کیمیا۔ تاریخ۔ ریاضی۔ صرف۔ نحو۔ معانی ہیئت وغیرہ علمی شعبوں کی طرف اپنی تمام تر توجہات کو مرکوز رکھا ہے۔ یہ صحیح ہے۔ کہ ان میں سے بعض نے علمی طور پر اسلامی مسائل کی تشریح بھی کی ہے۔ اور اس کی خوبیاں اور حکمتیں بھی بیان کی ہیں۔ لیکن اس چار سو سالہ دَور میں جو انتہائی ترقی کا دَور تھا۔ کوئی ایسا فرد نظر نہیں آتا۔ جس نے اپنی تمام استعدادیں اسلام کی طرف دعوت دینے۔ اسلام کو دیگر ادیان پر غالب کرنے اور ان کے مقابلہ میں اس کے فضائل واضح کرنے اور پھر مخالفین کے اسلام پر اعتراضات کے جوابات دینے میں صرف کی ہوں۔ جس کی کوشش دن رات یہ ہی ہو۔ کہ اسلام کو مذاہبِ عالم میں سرفراز و سربلند کیا جائے۔ اور جو اعتراض اس پر کئے جاتے ہوں۔ ان کے شافی اور کافی جواب دیئے گئے ہوں۔ جس نے اپنی زندگی کی ہر گھڑی اور ہر ساعت مخالفین اسلام کے ساتھ مقابلہ میں بسر کی ہو۔ جو عمر بھر دُشمن اسلام کو پکارتا رہا ہو کہ اسلام کے سوا کسی اور مذہب کو سچا سمجھنے والا اپنے دعوے کی آزمائش کے لئے میدان میں آئے۔

بے شک ایسے قابلِ فخر علماء گزرے ہیں۔ جن کی علمی کاوشیں دُنیا کی موجودہ علمی ترقیات کی بنیاد و اساس ثابت ہو چکی ہیں۔ اور جنہوں نے علوم متداولہ کے بحر ذخار کو غیر معمولی ہمت و استقلال کے ساتھ کھنگال ڈالا۔ لیکن ایسا کوئی مردِ مجاہد نظر نہیں آتا۔ جس کے سامنے یہ بلند نصب العین اور یہ مقصد و مدعا رہا ہو۔ کہ اسلام کو ادیانِ عالم میں افضل ترین اور اکمل ترین ثابت کیا جائے۔ اور ضمنی باتیں اگرچہ کتنی ہی قابلِ قدر کیوں نہ ہوں۔ لیکن انہیں نصب العین قرار نہیں دیا جا سکتا۔

پس یہ ایک ایسی خصُوصیت ہے کہ اس کے متعلق جتنا غور کریں۔ جتنا سوچیں۔ اور جتنا اس کی گہرائیوں میں جائیں۔ اتنا ہی بلند و بالا مقام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نظر آتا ہے۔ اور آپ کی صداقت آفتاب نیمروز کی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ کیونکہ آپ اور صرف آپ ہی وُہ انسان ہیں۔ جو حفاظت اور اشاعت اسلام کے مقصد کو لے کر کھڑے ہوئے اور پھر اپنی زندگی کی ہر ساعت اور ہر لمحہ اس کے لئے وقف کر دیا۔ یہ مقصد۔ اور یہ نصب العین کسی وقت بھی آپ کی نظروں سے اوجھل نہ ہُوا۔ آپ عمر بھر اسی جہاد میں مصروف رہے۔ اور ہر مخالفِ اسلام کے ساتھ کامیابی کے ساتھ مقابلہ کر کے اسلام کا بول بالا کیا۔ پھر نہ صرف یہ کہ خود عمر بھر اس میں مصروف رہے۔ بلکہ آپ نے ایک ایسی منظم جماعت قائم کی۔ جو آپ کے بیان فرمودہ دلائل اور براہین کے ذریعہ نہایت کامیابی کے ساتھ خدماتِ اسلام بجا لا رہی ہے۔

یہ ایک ایسی خصُوصیت ہے۔ کہ جس میں آپ بالکل منفرد ہیں۔ اگر کسی عالم نے حفاظت۔ اور اشاعتِ اسلام کی طرف اپنی توجہ مبذول بھی کی ہے۔ تو اس کی زندگی تک ہی محدُود رہی ہے۔ اور ایسا انتظام کہیں نظر نہیں آتا۔ جو زندگی کے بعد بھی جاری رہا ہو۔ یعنی مجاہدینِ اسلام کی کوئی ایسی جماعت قائم ہوئی ہو۔ جو اشاعت و حفاظت اسلام کو اپنی زندگی کا اہم ترین مقصد قرار دیتی ہو۔ اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہو۔ پس مسلمانوں کے علمی دَور کے درخشندہ ستاروں کی زندگیوں پر جتنا بھی غور کیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منصب و مقام کی بلندی اتنی ہی واضح اور نمایاں ہوتی ہے۔

احمدی خادم

خدا کا پیدا کردہ سُورج ساری دُنیا کو روشن کرتا ہے۔ اس کی چلائی ہوئی ہوا میدانوں اور پہاڑوں میں چلتی ہے۔ اس کا نکالا ہوا پانی ہر غریب اور امیر کی پیاس بجھاتا ہے۔ خدا تعالےٰ اپنے فیضان میں بخل سے کام نہیں لیتا۔ انسان کو خدا نے اپنا مظہر بنایا ہے۔ خدا کے رسُول صلے اللہ علیہ وسلم نے تخلقوا باخلاق اللہ کی تعلیم فرمائی ہے۔ پس آپ کا مومن انسان بھی دوسروں کو فائدہ پہونچانے میں بُخل سے کام نہیں لے سکتا۔ ہم جو خادمِ احمدیت ہیں۔ ہماری خدمت کا دائرہ بھی محدُود نہیں۔ کیونکہ ہم بخیل نہیں۔ ہم نے غریب اور امیر کی خدمت کرنا ہے۔ یہود و ہنود اور احمدی وغیر احمدی کی خدمت کرنا ہے۔ خدمت اور تنگدلی ایک جگہ اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ ہمارا کام جہاں ایک بے کس احمدی کی امداد کرنا ہے۔ وہاں ایک محتاج غیر احمدی بلکہ غیر مسلم کی ضرورت کو بھی پورا کرنا ہے۔ ہمارا دل جہاں ایک احمدی کو تکلیف میں دیکھ کر بے قرار ہوتا ہے۔ وہاں ایک مصیبت زدہ غیر احمدی بلکہ غیر مسلم کی حالت بھی ہمیں بے چین کر دیتی ہے۔ پس ہم خادم ہیں۔ خدمت کریں گے ہر کس و ناکس کی۔ امداد کرینگے ہر کس و ناکس کی ضرورت جہاں سے کام آئیں گے ہر کس و ناکس کے۔ مذاہب و عقائد کا اختلاف ہمیں خدمت سے روک نہیں سکتا کیونکہ ہم دل کے فراخ اور حوصلے کے وسیع ہیں۔ اے اللہ تو ہمیں اس کی توفیق بخش۔ خاکسار ناصر احمد

بہشتی مقبرہ پر اعتراضات کے جوابات

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا خدائی بشارت سے انکار

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے گزشتہ دسمبر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوانح حیات پر ایک کتاب "مجدد اعظم" کے نام سے تالیف کی ہے۔ اس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اور جماعت احمدیہ قادیان کو جگہ بجگہ بے جا اعتراضات کا ہدف بنایا اور خواہ مخواہ کی دلآزاری کی ہے۔ اس کے دوسرے حصہ میں بہشتی مقبرہ پر متعدد اعتراضات کئے ہیں۔ جنکا جواب مختصر طور پر تحریر کیا جاتا ہے۔ وباللہ التوفیق

(۱)

ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ "بعض خوش عقیدہ لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ اس بہشتی مقبرہ میں بہشتی کے سوا کوئی دوسرا دفن ہی نہیں ہوسکیگا۔" اگر ڈاکٹر صاحب کا یہ خیال حقیقت پر مبنی نہیں۔ کیونکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہی سمجھتے ہیں۔ کہ اس بہشتی مقبرہ میں صرف بہشتی ہی دفن ہوسکتے ہیں۔ اور حضور کا یہ خیال اپنی طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی وحی کے ماتحت ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے۔ انسان کا اس میں دخل نہیں۔"

پھر فرماتے ہیں۔ "بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔" (الوصیت ص۲۵)

پھر تحریر فرماتے ہیں۔ "اور چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں۔ اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا ہے۔ کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا کہ انزل فیھا کل رحمۃ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے۔" (الوصیت ص۲۱)

پس بقول ڈاکٹر صاحب یہ خوش عقیدہ لوگوں کا خیال نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہی سمجھتے ہیں۔ اور وحی الٰہی اسی بات کی مؤید ہے۔ ہاں جس قبرستان کو خدا نے بہشتی مقبرہ کہا ہے۔ اس کے متعلق یہ سمجھنا کہ غیر بہشتی بھی اس میں دفن ہوسکینگے۔ یہ غلط عقیدہ رکھنے والے لوگوں کا خیال ضرور ہے۔

(۲)

پھر ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ "باقی رہا یہ امر کہ اس قبرستان میں کوئی ایسا شخص دفن ہی نہیں ہوسکے گا۔ جو بہشتی نہ ہو۔ یہ ایک دعوےٰ ہے۔ جس پر افسوس ہے کوئی دلیل نہیں۔ کیونکہ اس کے لئے خدا کی طرف سے کوئی وعدہ نہیں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کا حوالہ اوپر گزر چکا ہے۔ جس میں حضور نے فرمایا ہے، کہ "خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے۔ کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔" اور فرمایا ہے کہ خدا تعالےٰ نے اس کو بہشتی مقبرہ کہا ہے۔ پس ایک ایسے انسان کے لئے جو تعصب سے کام نہ لے۔ اسی قدر دلیل کافی ہے۔ لیکن شائد ڈاکٹر صاحب اس طرز استدلال کے قائل نہیں۔ اور ان کے نزدیک یہ دعوےٰ بغیر دلیل کے ہے۔ اس لئے چند اور حوالے لکھے جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "واضح ہو کہ خدا کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔"

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو فرماتے ہیں کہ خدا کا ارادہ ہے کہ کامل الایمان لوگ اس جگہ دفن ہوں۔ تاکہ آئندہ نسلوں کے ایمان کو تازگی حاصل ہو۔ لیکن ڈاکٹر صاحب سمجھتے ہیں۔ کہ غیر بہشتی بھی اس مقبرہ میں داخل ہوسکے گا۔ اگر بہشتی اور غیر بہشتی سب اس میں دفن ہوگئے۔ تو آئندہ نسلیں اس سے اپنے ایمانوں کی تازگی کیا حاصل کریں گی۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام الوصیت کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں۔

"بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گزرے گا۔ اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہوسکینگے۔"

دیکھئے ان الفاظ سے صاف ظاہر ہے جو بہشتی نہیں ہونگے۔ وہ اس قبرستان میں ہرگز داخل نہیں ہوسکیں گے۔ کیونکہ تین ہی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ مومن۔ کافر۔ اور منافق۔ اب کافر تو اس انتظام کا منکر ہے۔ اس کا اس میں داخل ہونا خارج از بحث ہے۔ دوسرے مومن ہیں اور وہ بہر حال جنتی ہیں۔ تیسرے منافقین کا گروہ ہے۔ جن کے متعلق شبہ ہوسکتا تھا۔ کہ کہیں ایمان کے بھیس میں بہشتی مقبرہ میں دفن نہ ہو جائیں۔ لیکن ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف طور پر فرمادیا ہے۔ کہ وہ اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہوسکیں گے۔ نتیجہ صاف ہے کہ صرف مومن یعنی جنتی ہی اس قبرستان میں دفن ہوسکیں گے۔

(۳)

ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ "حضرت اقدس نے اسی الوصیت کے حاشیہ میں تحریر فرمایا ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ زمین کسی کو بہشتی کردے گی۔ پس اس قبرستان میں دفن ہونے سے تو کوئی بہشتی نہیں بن سکتا۔ البتہ بہشتی ہونے کے لئے ان باتوں کی ضرورت ہے۔ جو آپ نے شرائط میں لکھی ہیں۔"

پھر لکھتے ہیں۔ "جو خدا کی راہ میں قربانی کرے گا۔ اور متقی ہوگا وہ بہشتی ہے۔ خواہ وہ بہشتی مقبرہ کا نام رکھنے والے قبرستان میں دفن ہو یا نہ ہو۔"

معلوم نہیں ڈاکٹر صاحب کو اس غلط فہمی میں کس نے مبتلا کیا ہے۔ کہ ہم یہ سمجھتے ہیں۔ کہ صرف بہشتی مقبرہ کی زمین کسی کو بہشتی بنادیتی ہے۔ ہمارا یہ عقیدہ نہیں۔ بلکہ ہم تو وہی مانتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے۔ اور جس کو ڈاکٹر صاحب اپنے مفاد کے خلاف پاتے ہوئے عمداً چھوڑ گئے ہیں یعنی "خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔" ہاں یہ بات ضرور ہے۔ کہ جو شخص باوجود استطاعت رکھنے کے اس الٰہی انتظام میں شامل نہیں ہوتا۔ اور بلا توقف دسویں حصہ یا اس سے زیادہ کی وصیت نہیں کرتا۔ وہ یقیناً اپنے ایمان کو مشتبہ کرتا ہے۔ اور اس انتظام سے باہر رہ کر اس کی قربانیاں اور ایثار اس کے لئے زیادہ مفید نہیں ہوسکتے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ قول کہ "یہ مطلب نہیں کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کردے گی۔" ویسا ہی ہے جیسے قرآن شریف میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ لن ینال اللہ لحومھا و لا دمائھا و لکن ینالہ التقویٰ منکم۔ یعنی قربانی کے جانور کا گوشت اور خون خدا تک نہیں پہونچتا۔ بلکہ تمہاری طرف سے تقویٰ خدا کی طرف پہونچتا ہے۔ اب کیا مولوی محمد علی صاحب اور ڈاکٹر صاحب یہ فتوےٰ دینگے۔ کہ چونکہ گوشت اور خون خدا تک نہیں پہونچتا۔ اس لئے قربانی کے جانور ذبح کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور ان کا ذبح کرنا بے فائدہ ہے۔ صرف تقوےٰ اختیار کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اسی کا خدا کی طرف صعود ہوتا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ فتوےٰ خلاف اسلام ہوگا۔ کیونکہ اگرچہ صرف گوشت اور خون خدا تک نہیں پہونچتا۔ لیکن جب اس کے ساتھ تقوےٰ مل جائے۔ تو وہ ضرور خدا تک پہونچتا ہے۔ ہاں تقوےٰ کے قیام کے لئے گوشت اور خون کی قربانی بھی ضروری ہے۔ اور جو شخص باوجود استطاعت کے قربانی کا جانور ذبح نہیں کرتا۔ وہ یقیناً اسلام کے ایک حکم کا تارک ہے۔ اور گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور اپنے تقوےٰ کو ضائع کرتا ہے اسی طرح اگرچہ صرف زمین کسی کو بہشتی نہیں بناتی۔ لیکن جب دوسرے شرائط مقررہ کی پابندی کرتا ہوا اس زمین میں دفن ہوگا۔ وہ ضرور جنتی ہوگا۔ پس جو شخص باوجود استطاعت کے بہشتی مقبرہ کے انتظام میں داخل نہیں ہوتا۔ اس کا ایثار اور قربانی اس کے لئے زیادہ مفید نہیں۔ کیونکہ وہ اس انتظام سے اپنے آپ کو باہر نکالتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے مومن اور منافق میں فرق کرنے کے لئے بنایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"خدا نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے۔ اور ہم خود محسوس کرتے ہیں۔ کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پاکر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں۔ کہ دسواں حصہ کل جائداد کا خدا کی راہ میں دیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ جوش دکھلاتے ہیں۔ وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔"

پس ڈاکٹر صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ جسطرح باوجود قربانی کے جانور کرنے کی استطاعت کے جانور ذبح نہ کرنا اسلام کے ایک حکم کا تارک بنا دیتا ہے۔ اسی طرح باوجود استطاعت کے بہشتی مقبرہ کی تنظیم میں شامل نہ ہونا ایک الٰہی حکم کا ترک کرنا ہے۔ اور وہ شخص جو عقیدتاً اس الٰہی انتظام کا انکار کرتا ہے۔ وہ ویسا ہی مجرم ہے۔ جیسا قربانی کے انتظام کا منکر۔ علاوہ ازیں اگر اس زمین میں دفن ہونے کی کوئی خصوصیّت نہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ شرط کیوں لگائی۔ کہ سوائے استثنائی صورتوں کے موصی کی لاش باہر سے اس قبرستان میں لاکر دفن کی جائے۔ کیا اس سے اس جگہ کی خصوصیت ثابت نہیں ہوتی؟

(۴)

ڈاکٹر صاحب کا اعتراض ہے۔ "حضرت اقدس کی یہ تمنا ضرور تھی۔ اور یہی وجہ تھی۔ کہ اس کے لئے بار بار آپ دعائیں کرتے تھے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں۔ کہ 'میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا اس میں برکت دے۔ اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنائے'۔ جو ظاہر کرتا ہے کہ یہ دل کی تمنا ہے۔ الہام نہیں۔ دل کی خواہش ہے مگر اس کے پورا ہونے کا وعدہ جناب الٰہی سے کوئی نہیں"۔

ڈاکٹر صاحب کا یہ استدلال کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار دعا کے ذریعہ سے اپنی التجاء کا اظہار کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس قبرستان کے بہشتی مقبرہ بننے کے لئے حضور کی تمنا تھی۔ اس کے متعلق الٰہی الہام اور وعدہ نہ تھا۔ یہ بھی محض حقائق سے ناواقفی کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ جیسا کہ قبل ازیں حوالہ جات لکھے جا چکے ہیں۔ یہ دعا کرنے سے پہلے ہی حضرت اقدسؑ کو خدا تعالےٰ سے اس قبرستان کے متعلق بشارات مل چکی تھیں۔ اور الٰہی ارادے کا علم ہو چکا تھا۔ جیسا کہ حضور فرماتے ہیں:- "چونکہ اس قبرستان کیلئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں۔ اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا ہے۔ کہ یہ بہشتی مقبرہ ہے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا۔ کہ انزل فیھا کلّ رحمۃ۔" پھر فرماتے ہیں۔ "اسلئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اسطرف مائل کیا۔ کہ ایسے قبرستان کیلئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں۔ کہ وہی لوگ اس میں داخل ہوسکیں۔ جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں" (الوصیت صـ۲۱) پھر حاشیہ میں فرماتے ہیں۔ "یہ انتظام حسبِ وحی الٰہی ہے۔ انسان کا اس میں دخل نہیں۔" پس یہ ثابت شدہ امر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے اس قبرستان کے بہشتی مقبرہ ہونے کی بشارات مل چکی تھیں۔ اور وحی الٰہی کی ہدایت کے ماتحت اس میں داخلہ کی شرائط مقرر ہو چکی تھیں۔ اور حضرت اقدس علیہ السلام کو اس بات کا یقین کامل تھا۔ کہ یہ وعدۂ الٰہی ضرور پورا ہوگا۔ جیسا کہ حضور فرماتے ہیں۔ "یہ مت خیال کرو۔ کہ یہ دور از قیاس باتیں ہیں۔ بلکہ یہ اس قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں کہ یہ اموال جمع کیونکر ہونگے اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی۔ جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے۔" پس یہ بات درست نہیں کہ اس کیلئے خدا کا وعدہ نہ تھا خدا کی بشارات اور وعدے ضرور تھے۔ اور انکے پورے ہونیکا بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یقین تھا۔ ہاں جو ان وعدوں کے متعلق اب تک شک میں ہیں ان کا کوئی علاج نہیں۔

باقی رہا یہ امر کہ اگر اس قبرستان کیلئے بشارات اور وعدے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان کے پورا ہونیکا بھی یقین تھا۔ تو حضور نے بار بار دعا کیوں فرمائی۔ کہ خدا تعالےٰ اس کو بہشتی مقبرہ بنا دے۔ اس کے متعلق گذارش ہے۔ کہ انبیاء اور ماموریں کی یہ سنت ہے۔ کہ وہ خدائے ذوالجلال کے استغنائے ذاتی کا خیال رکھتے ہوئے اور اس کے کام کو اپنا کام سمجھتے ہوئے الٰہی ارادوں کے پورا ہونیکے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ مثلاً تمام انبیاء کے ساتھ یہ وعدہ ہے کہ وہ اور ان کے ماننے والے کامیاب ہونگے۔ اور دشمنان دین ناکام و نامراد رہینگے لیکن باوجود اس کے تمام نبی اپنی اور اپنے مشن کی کامیابی کیلئے نہایت تضرع اور ابتہال سے دعائیں کرتے ہیں۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کامیابی اور اپنے دشمنوں کی ناکامی کیلئے دعائیں نہیں کیں؟ اور کیا ڈاکٹر صاحب یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی کامیابی کا وعدہ نہ تھا؟ ڈاکٹر صاحب اگر اس مسئلہ کو سمجھنے کی کوشش فرمائیں تو جنگ بدر کے موقعہ پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے بھی سمجھ سکتے ہیں۔ باوجود اسکے کہ حضرت نبی کریمؐ کو خدا تعالےٰ کی طرف سے فتح و نصرت کی بشارت مل چکی تھی۔ پھر بھی حضور نہایت تضرع اور عاجزی سے خدا کے حضور دعا فرماتے ہیں۔ اللّٰھم ان اھلکت ھٰذہ العصابۃ فلن تعبد فی الارض ابدًا۔ کہ اے خدا اگر تو نے مومنوں کے اس چھوٹے سے گروہ کو ہلاک کر دیا۔ تو تیری عبادت قیامت تک نہ ہوگی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہشتی مقبرہ کیلئے دعا کرنے سے اسکے متعلق وعدۂ الٰہی کا انکار کرنا ڈاکٹر صاحب کا ہی کام ہے۔ ورنہ حقیقت یہی ہے کہ بہشتی مقبرہ کے متعلق خدائی بشارات اور وعدے تھے جو پورے ہوئے۔ (باقی دارد)

خاکسار برکات احمد بی۔ اے از لاہور

ہندو کی وجہ تسمیہ

ہمارے ہندو برادران وطن! سے اہنیں لے دے کے ساری داستان میں یاد ہے اتنا کہ عالمگیر ہندو کش تھا ظالم تھا ستم گر تھا یہ بھی فرمانے لگے ہیں۔ کہ ہندو کا لقب ہم نے ان کو دیا۔ اور اس کے معنے ہیں چور۔ ڈاکو۔ رہزن۔ بدمعاش کے۔ اگر یہی ان کی تحقیق ہے۔ تو لفظ تحقیق ان سے جس قدر شرمائے وہ کم ہے۔ ہمارے پاس دو ہی پدویاں (جمع ہے پدوی کی) ہیں مومن اور کافر تیسری ہے ہی نہیں۔

موجودہ ہندوستان میں ایک صوبہ ہے سندھ۔ جو خود ہمارے زمانے میں ہی بمبئی پریذیڈنسی میں شامل تھا۔ اور اب ایک نیا صوبہ بن گیا ہے۔ کسی زمانے میں سارا شمالی ہندوستان اسی نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ پھر ایک زمانہ آیا۔ کہ جزیرہ نمائے ہند کے صرف مغربی اضلاع کے ساتھ یہ نام مخصوص رہ گیا اس امر کا پتہ اب تک نہ لگ سکا۔ کہ یہ ملک آریہ لوگوں کے آنے سے قبل یہاں کے اصلی باشندوں اور غیر آریہ حضرات میں کس نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ مگر آریہ جب ہندوستان میں آئے۔ تو انہوں نے اس ملک پر قبضہ کر لیا جسے دریائے اٹک سیراب کرتا ہے۔ اور اسی جگہ رہ پڑے۔ اسی وجہ سے اس ابتدائی زمانے میں یہ دریا آریہ لوگوں کا دریا کہلاتا تھا۔ (ملاحظہ ہو تاریخ پنجاب مصنفہ خان بہادر سید محمد لطیف) ان کے قبضہ کرنے کے بعد اس دریا کا نام سندھو ہو گیا۔ کیونکہ اس کے لغوی معنے سنسکرت میں دریا کے تھے۔ اور نیز سمندر کا دیوتا ان کے اعتقاد میں اسی نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ (ملاحظہ ہو انڈین امپائر مصنفہ ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر) پھر وہ جب اس ملک پنجاب میں پھیلے۔ اور اس میں دریائے اٹک پنجاب کی موجودہ پانچ ندیاں اور سرسوتی ندی نظر آئی۔ تو اس سرزمین کو سپتا سندھو (سات ندیاں) کہنے لگے۔ ان میں سرسوتی جو سب دریاؤں کے مشرق میں اور سب سے چھوٹی ہے۔ جو فی الحال اکثر خشک پڑی رہا کرتی ہے مگر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے تقریبًا ایک ہزار سال قبل بڑی بھاری ندی بتائی جاتی ہے۔ اور ہندوؤں کا اعتقاد ہے کہ وہاں سے غائب ہو کے گنگا اور جمنا میں آ ملی۔ جس کے مل جانے سے تربینی کے لفظ کو شہرت ہوئی (انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا) اب یہاں سے یہ لوگ مشرق کی طرف بڑھے۔ اور جوں جوں یہ مشرق کی طرف بڑھتے گئے۔ یہ ملک سندھو بھی وسیع ہوتا جاتا تھا۔ قریب تھا کہ سارے ہندوستان کا یہ نام ہو جائے لیکن وادئ گنگا تک پہنچ کے آریوں نے اپنے مقبوضہ قلمرو کو آریہ ورت کا خطاب دیدیا اور شائد یہ لفظ (سندھو) ہمیشہ کیلئے مٹ جاتا مگر آریوں کے پرانے بنی عم اور مغربی زبردست پڑوسی اور حریف ایرانی ایسے نہ تھے۔ کہ آریہ لوگوں کے مقرر کئے ہوئے اس نئے خطاب کو تسلیم کر لیتے۔ انہوں نے ہندوستان کو آریہ ورت نہ کہا۔ بلکہ سندھو ہی کہتے رہے۔ اور اسی نام سے یہ ملک ان میں شہرت پذیر تھا۔

یہ خیال رہے۔ کہ ایرانی سے مراد مسلمان نہیں۔ نہ ہو سکتے ہیں۔ بلکہ اس سے مراد کیانی اور ساسانی ہیں۔ ان کی زبان نے اپنے تصرفات سے سندھو کو بدل کر سندھ کیا۔ اور پھر کچھ ایسا تغیّر ہوا۔ کہ ان کی زبان میں یہ لفظ ہند بن گیا۔ ایرانی خراد پر چڑھ کر یہ لفظ سندھ سے ہند ہوا۔ عرب تک یہ ہند ہی بنا رہا۔ مگر یونان تک پہنچ کر اند رہ گیا۔ رومنوں نے اس کو اندیا بنایا۔ انگلستان میں دال نہیں ہے۔ لہذا وہی لفظ انڈیا بن کر پھر ہمارے پاس آ گیا۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایرانیوں نے سندھو کو ہند بنانے کے بہت دنوں کے بعد جب دیکھا۔ کہ مغربی بلاد ہند کے لوگ اپنے وطن کو سندھ کہنے میں تو غلطی سے یہ سمجھے۔ کہ ہند اس ملک کا نام ہے جسے لوگ آریہ ورت کہتے ہیں۔ انکی پیروی میں یہی غلطی عربوں سے بھی ہوئی جسکا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ صرف مغربی اضلاع

ہندسند ہو گئے اور بانی سارا ملک ہند کہا جانے لگا اور اس پر تماشا یہ ہے کہ آریہ ورت کے رہنے والوں نے اس بگڑے ہوئے نام ہند کو تسلیم کر لیا۔ اور اسی کی طرف اپنے آپ کو نسبت دے کے ہندو کہنے لگے اب اس کے بعد ایرانیوں کو دوسرے تصرف کا موقع ملا۔ کہ ہندوؤں کی طرف جو ملک کی نسبت سے ہندو بنے تھے۔ انہوں نے ملک کو دوبارہ منسوب کیا اور یوں آریہ ورت ہندوستان بن گیا چینی سیاح ہوئن ٹسانگ جو وفات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے چار برس قبل (سنہ ۶ ہجری سے ۱ ہجری) اور خلافت عثمان رضؓ کے تیسرے سال تک ممالک ہند کا سفر کرتا رہا تھا اپنے سفر نامے میں لکھتا ہے کہ ہندوستان قدیم زمانے میں شنتو اور ہمین تو کے نام سے مشہور تھا مگر اب اس کے نام کا صحیح تلفظ انٹو ہے۔ (انڈین ایمپائر ڈبلیو۔ڈبلیو ہنٹر) اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اس سیاح کے زمانے میں ایرانیوں کا بنایا ہوا نام ہند ہی یہاں تک آ چکا تھا۔ اور انٹو تو یقیناً یونانیوں کے ساتھ آیا۔ جب کہ وہ سکندر کے ساتھ آئے تھے۔ یہ ہے اصلیت ہند اور ہندو کی اب ہم کو بد نام کرنے کے لئے جو چاہے فرمائیں۔ اور خلیج کافی بڑھ چکی اور بڑھتی چلی جاتی ہے اور غالباً بڑھے گی۔ ان کی زبان کو کون پکڑے۔

خاکسار:۔ محمد عمر۔ بی۔ ایم۔ ایس ڈبلیو۔ بی۔ امیر جماعت احمدیہ جے پور۔

سکرٹری تبلیغ سید بشیر احمد صاحب سکول ماسٹر
تعلیم و تربیت ۔ چوہدری غلام رسول صاحب اسسٹنٹ مینیجر
امام الصلوٰۃ ۔ ماسٹر غلام صادق صاحب سکول ماسٹر
مؤذن ۔ چوہدری محمد صدیق صاحب نائب اکونٹنٹ

مبادی نانوں ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ میاں اللہ دتا صاحب
سکرٹری مال مہرالدین صاحب
محاسب فضل کریم صاحب
محصل سید احمد صاحب

سکھیکی

سکرٹری تعلیم و تربیت ۔ سید افتخار حسین صاحب بی۔اے۔ایل ایل۔بی
سکرٹری مال ۔ ماسٹر عبدالرحیم صاحب منشی فاضل
سکرٹری تبلیغ صوفی ثناء اللہ صاحب

تفسیر کبیر کے خریدار ۲۵ مارچ کو نوٹ فرمالیں

اس وقت تک تفسیر کبیر کے خریداروں کو یہ سہولت دی گئی تھی۔ کہ جن دوستوں کی طرف سے خریداری کی اطلاع موصول ہو جائے گی خواہ رقم موصول ہو یا نہ ہو۔ ان کے لئے کتاب محفوظ رکھ لی جائے گی۔ جسے وہ بعد میں قیمت ادا کر کے حاصل کر سکیں گے۔

تفسیر کبیر کے چھپنے پر اڑھائی ماہ کے قریب عرصہ ہو چکا ہے۔ اور اس وقت تک جس قدر آرڈر خریداری کے موصول ہو چکے ہیں۔ وہ مطبوعہ تعداد سے زیادہ ہیں اور ابھی اور آرڈر موصول ہو رہے ہیں۔ لہٰذا اب صرف آرڈر درج کرا دینے پر کتاب ریزرو ہو جانے کی رعایت ایک معین عرصہ تک کے لئے ہی دی جا سکتی ہے کیونکہ ان اصحاب کا بھی حق ہے۔ جن کی طرف سے اگرچہ اطلاع خریداری کی تو بعد میں ملی ہے۔ لیکن وہ اس کی قیمت نقد ادا کر کے اسے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا ایسے احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن خریداروں کی طرف سے مورخہ ۲۵ مارچ تک پوری قیمت یا قیمت کا کچھ حصہ وصول ہو جائے گا۔ اب صرف ان کے لئے کتاب ریزرو سمجھی جائے گی۔ تا ایسا نہ ہو کہ بعض خریداروں کی طرف سے موہوم امید خریداری کی بنا پر بعض دوسرے قیمت ادا کرنے والے دوست تفسیر کو حاصل کرنے سے محروم رہ جائیں۔ (انچارج تحریک جدید قادیان)

احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن لائل پور کا جلسہ

۲۴ فروری سنہ ۴۱ء کو احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن لائل پور کا اجلاس بمکان آغا عبداللطیف صاحب منعقد ہوا۔ درس قرآن مجید اور اجلاس گذشتہ کی رپورٹ پڑھی جانے کے بعد مسٹر منور احمد صاحب گورنمنٹ کالج نے "غیر مبایعین کا فتنہ کیسے اٹھا اور کیسے ناکام ہوا" پر تقریر کی۔ آپ نے تقریر میں نہایت واضح طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ الہامات اور رویا بھی بیان فرمائے جو غیر مبایعین کے غلطی پر ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ مسٹر عبدالباسط صاحب نے اسلامی نماز کے بارہ میں تقریر کی اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار۔ بشیر احمد سفرڈ ایر ایگریکلچرل کالج سکرٹری ایسوسی ایشن

ضرورت

مجھے ایک ذمہ داری کے کام کے لئے ایک ایسے ہوشیار اور تجربہ کار گریجویٹ کی ضرورت ہے۔ جو انتظامی قابلیت کے علاوہ تجارتی کاروبار کی کسی قدر واقفیت بھی رکھتا ہو۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مقامی عہدہ داران کی تصدیق کے ساتھ ارسال کریں۔

(ناظر بیت المال)

تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

ذیل میں بعض جماعتوں کے عہدہ داران کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ ان کا تقرر اخیر ماہ اپریل سنہ ۴۱ء تک کے لئے منظور کیا جاتا ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

انجمن احمدیہ کلکتہ معہ ولنگٹن سکوائر کلکتہ

سکرٹری دعوۃ و تبلیغ مولوی دولت احمد خان صاحب
نائب سکرٹریان دعوۃ و تبلیغ ۔ مولوی محمد صاحب ۔ منشی شمس الدین صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت و وصایا ۔ قریشی محمد حنیف صاحب آنریری مبلغ
سکرٹری بیت المال مولوی محمد عبدالحفیظ صاحب
تالیف و تصنیف ۔ مسٹر اے۔ این ایم بہاؤالحق صاحب
امین حاجی محکم الدین صاحب
آڈیٹر چوہدری محمد عبداللہ صاحب مہر
سکرٹری تحریک جدید حسن محمد خان صاحب

ساہیوالا وڑائچ ضلع گوجرانوالہ

پریذیڈنٹ قاضی محمد عالم صاحب
سکرٹری مال حکیم عبدالرحمٰن صاحب

لائل پور

سکرٹری تعلیم و تربیت میاں محمد عبداللہ صاحب
سکرٹری امور عامہ و جنرل ۔ ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب

حصار

سکرٹری تبلیغ چوہدری محمد یعقوب صاحب
مال ۔ بابو شریف احمد صاحب پٹیل کلرک حصار

دہلی

سکرٹری تعلیم و تربیت ۔ حکیم عبدالواحد صاحب پہاڑ گنج دہلی
سکرٹری اصلاح ۔ ماسٹر محمد احسن صاحب
امین ۔ کوچہ تاراچند دہلی
قاضی ۔ شیخ فضل کریم صاحب نیلی بازار دہلی

محمد آباد ضلع تھرپارکر

پریذیڈنٹ ۔ چوہدری بشیر حیات صاحب اسسٹنٹ مینیجر
وائس پریذیڈنٹ ۔ چوہدری غلام رسول صاحب اسسٹنٹ مینیجر
جائنٹ وائس پریذیڈنٹ ۔ چوہدری سید احمد صاحب اسسٹنٹ مینیجر
سکرٹری بیت المال ۔ چوہدری نذیر احمد صاحب اکونٹنٹ

اعلیٰ ملازمتوں کے امتحانات کے متعلق اعلان

انڈین سول سروس میں داخل ہونے کیلئے ایک مقابلہ کا امتحان ۵ جنوری ۱۹۴۲ء کو دہلی میں منعقد ہوگا۔ درخواست ایک طبع شدہ فارم پر ڈپٹی کمشنر یا پولیٹیکل افسر یا ایجنٹ کو ۱۴ مارچ ۱۹۴۱ء سے پہلے پہنچ جانی چاہیئے۔ امیدواران کی پیدائش ۲ جنوری ۱۹۱۸ء سے پہلے اور یکم جنوری ۱۹۲۱ء کے بعد کی نہیں ہونی چاہیئے۔

انڈین پولیس سروس

انڈین پولیس میں داخل ہونے کیلئے ایک عام مقابلہ کا امتحان فیڈرل پبلک سروس کمیشن کی طرف سے بمبئی کلکتہ۔ ناگپور۔ اور پٹنہ میں بروز سوموار ۶ اکتوبر ۱۹۴۱ء کو شروع ہوگا۔ ہر ایک درخواست ایک طبع شدہ فارم پر ڈپٹی کمشنر یا کلکٹر ضلع کو جس میں کہ امیدوار رہتا ہے ۲۵ مارچ ۱۹۴۱ء سے پہلے پہنچ جانی چاہیئے امیدوار کی پیدائش ۲ اگست ۱۹۱۹ء سے پہلے اور یکم اگست ۱۹۲۱ء سے بعد کی نہیں ہونی چاہیئے۔

مذکورہ بالا ہر دو امتحانوں کیلئے گورنر جنرل ان کونسل کی منظور شدہ یونیورسٹی کی ڈگری امیدوار کے پاس ہونی چاہیئے۔

خواہشمند احباب جو مذکورہ بالا امتحانوں کے واسطے موزوں ہوں۔ مزید حالات اور مطبوعہ فارم متعلق امتحانات دفتر امور خارجیہ قادیان سے منگوا سکتے ہیں۔

(ناظر امور خارجیہ سلسلہ احمدیہ قادیان)

"الفضل" کی توسیع اشاعت اور احباب کا فرض

"الفضل" اس وقت جن مالی مشکلات میں سے گذر رہا ہے۔ ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے احباب کو "الفضل" کی خریداری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ اگر اس کی توسیع اشاعت کی طرف خاص طور پر توجہ نہ کی گئی۔ تو اس کا روزانہ شائع ہونا محال ہو جائے گا۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ احباب اور جماعتوں نے اس طرف کماحقہٗ توجہ نہیں کی۔

پس ہم احمدی احباب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کا ارشاد یاد دلاتے ہوئے دریافت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے اس فرض کی بجا آوری کے لئے اس وقت تک کیا کوشش کی ہے۔ اگر کچھ نہیں تو اب ضرور توجہ فرمائیں۔

ضرورت ہے۔ کہ ہر مستطیع احمدی "الفضل" کا خریدار ہو۔ جماعتوں کے عہدیداران کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے ایسے ممبران کی فہرست مرتب کریں۔ جو باوجود استطاعت رکھنے کے اخبار کے خریدار نہیں۔ پھر ان کو فرداً فرداً خریداری کی ترغیب دیں۔ جہاں جماعتیں مالی لحاظ سے کمزور ہوں۔ وہاں پانچ پانچ چھ چھ احباب کو مل کر اخبار جاری کرانا چاہیئے۔ تاکہ کوئی جماعت اور کوئی احمدی فرد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے ارشادات سے جلد سے جلد مطلع ہونے سے محروم نہ رہے۔ نیز جماعت کے اہم معاملات سے بھی واقف رہے۔

مینجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۸ مارچ - مردم شماری کے سرسری تخمینہ سے معلوم ہوتا ہے - کہ ہندوستان کی آبادی چالیس کروڑ تک جا پہونچی ہے - پنجاب اور بنگال کے متعلق عام شکایت ہے - کہ مردم شماری غلط ہوئی ہے - کہا جاتا ہے کہ حکومت ہند کے سنسز کمشنر نے شکایات کی تحقیقات شروع کر دی ہے -

کلکتہ ۸ مارچ - مولوی فضل الحق صاحب وزیر اعظم بنگال نے کہا تھا - کہ بنگال کی مردم شماری میں ہندوؤں نے اپنی تعداد زیادہ ثابت کرنے کے لئے بہت بد دیانتی سے کام لیا ہے اور اس سازش میں وکلاء بھی شامل ہیں - اس پر ایک وکیل نے ان کے خلاف توہین کا استغاثہ دائر کر دیا تھا - چیف پریذیڈنسی نے ان کے نام سمن جاری کر کے جواب دہی کے لئے ۱۱ مارچ کی تاریخ مقرر کی ہے -

لنڈن ۸ مارچ - اٹلی کی طرف سے سرکاری طور پر اس افواہ کی تردید ہوئی ہے کہ اس کے اور یونان کے درمیان عارضی صلح کا امکان ہے - جرمن ریڈیو نے کہا ہے کہ اگر یونان نے اٹلی سے صلح نہ کی - تو ۴۸ گھنٹہ کے اندر اندر جرمن فوجیں اس پر حملہ کر دیں گی - بلغاریہ میں حملہ کی زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں

بلگریڈ ۸ مارچ - کہا جاتا ہے کہ یوگوسلاویہ میں حالات بہت نازک ہو رہے ہیں - بہت گھبراہٹ اور تشویش ظاہر ہو رہی ہے - عام لام بندی کا اعلان کر دیا گیا ہے - اور پچاس ہزار نوجوان فوج میں بھرتی ہو چکے ہیں -

لنڈن ۸ مارچ - وزیر جنگ برطانیہ مسٹر ایڈن پھر قاہرہ آئے ہیں - اور عراق کے وزیر اعظم آپ سے ملاقات کے لئے وہاں آئے ہیں - تا تازہ ترین صورت حالات کے متعلق مشورہ کیا جا سکے -

ایتھنز ۸ مارچ - یونان کے متعلق طرح طرح کی افواہیں پھیل رہی ہیں - اس لئے آج ایک نیم سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ یونان اپنی آزادی کے لئے آخر دم تک مقابلہ کرے گا -

لنڈن ۸ مارچ - رائٹر کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ ابے سینیا میں ہماری فوجیں بدستور آگے بڑھتی جا رہی ہیں - اور دشمن پسپا ہوتا جا رہا ہے -

ٹوکیو ۸ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ ۲۴ گھنٹہ کے اندر اندر جاپان کے وزیر خارجہ ماسکو اور برلن کے دورہ پر روانہ ہو جائیں گے -

لنڈن ۸ مارچ - ایک فرانسیسی مصنف نے ایک کتاب لکھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے - کہ فرانس میں کل ۴۵ روز جنگ رہی - اس اثناء میں ۲۰۴ جرنیلوں میں سے ۹ ہلاک ہو گئے اور ۱۳۰ قید - چار ہزار افسروں میں سے بہت ہلاک - قید اور مفقود الخبر ہیں -

لائلپور ۸ مارچ - گندم وڑہ
۳/۱/۶ عـ۵ ۲/۶/۳ چنے -/۱۱/۲
بنولہ وڑہ ۹/۱۵/ کپاس نرما ۸/۱۲/
گڑ -/۲/۱۴ شکر -/۳/۱۴ میدہ و سوجی
-/۴/۸ خالی بوریاں ۲½ پونڈ -/-/۲۹
خالص گھی -/-/۲۵ امرتسر میں سونا
-/-/۴۵ چاندی -/۸/۶۳ پونڈ -/۸/۶۳
پونڈ -/۶/۲۹ بجنور میں کھانڈ -/۱۴/۸
سہارنپور میں -/۵/۹

لنڈن ۹ مارچ - یونان کے برطانی ہوائی بیڑے کے ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے - کہ انگریزی بمباروں نے ٹیپی لینی کے علاقہ پر اطالوی چھاؤنیوں اور فوجی لاریوں پر سخت بمباری کی - اور بہت نقصان پہنچایا -

لنڈن ۹ مارچ - برطانیہ کی بحری وزارت نے اعلان کیا ہے کہ نیوزی لینڈ کے ایک جنگی جہاز نے بحیرہ ہند میں ایک اطالوی چھاپہ مارنے والے جہاز کو غرق کر دیا - اس اطالوی جہاز نے برطانی جھنڈا بلند کر رکھا تھا - مگر جب نیوزی لینڈ کے جہاز نے اسے ٹوکا - تو اس نے اطالوی جھنڈا بلند کر دیا - اور اس پر گولہ باری کرنے لگا - اس نے بھی گولہ باری کی - پانچ گولے نشانہ پر بیٹھے - اسے فوراً آگ لگ گئی اور وہ پچاس منٹ میں غرق ہو گیا - اس کے نو افسر اور ۷۹ جہازی بچا لئے گئے - گذشتہ ۴۸ گھنٹوں میں اٹلی کے تین جہاز ڈوب چکے ہیں -

ایتھنز ۹ مارچ - یونان کی طرف سے شائع شدہ نیم سرکاری اعلان کا ذکر کیا جا چکا ہے - اس میں مزید کہا گیا ہے کہ یونان نے کوئی جنگ نہیں چھیڑی - وہ امن قائم رکھنا چاہتا ہے - اور قیام امن کے لئے خدا اور دنیا نے جو قوانین قائم کر رکھے ہیں - ان کا پابند ہے - لیکن وہ کسی سے ڈرتا نہیں - اور جس طرح اس نے دنیا کو یہ سکھایا ہے کہ جینا کس طرح چاہیئے - وہ یہ بھی بتا سکتا ہے کہ مرنا کس طرح چاہیئے -

ٹوکیو ۹ مارچ - تھائی لینڈ اور انڈو چائنا کی سرحد کے بارہ میں جو سمجھوتہ ہوا - اس پر دونوں ملکوں نے آج جاپانی وزیر خارجہ کے دفتر میں دستخط کر دیئے - فرانسیسی نمائندہ کو وشی سے ہدایت ہوئی تھی - کہ جاپان کی مجوزہ شرائط کو تسلیم کر لے -

لنڈن ۹ مارچ - ہالینڈ کے وزیر خارجہ اور وزیر نو آبادیات بٹاویہ جا رہے ہیں - واپسی پر وہ واشنگٹن جائیں گے - اور امریکہ کے وزیر خارجہ سے ملیں گے -

لنڈن ۹ مارچ - جاپان کے وزیر خارجہ کے مجوزہ سفر کی خبر دی جا چکی ہے - امریکن ریڈیو کا بیان ہے کہ وہ ماسکو اور برلن میں اس موضوع پر ضرور بحث کریں گے - کہ امریکہ لڑائی میں کیا حصہ لے گا - جاپانی سفیر متعینہ برلن نے ایک بیان میں کہا ہے کہ جاپان بھی جرمنی کی طرح کسی ملک کو ختم کرنا نہیں چاہتا - اور اسے اخلاقی گناہ سمجھتا ہے - وہ چاہتا ہے - کہ چین بھی آزاد رہے اور اس کی حالت سدھر جائے -

لنڈن ۹ مارچ - پولینڈ کی جو افواج برطانیہ میں ہیں - آج ملک معظم اور ملکہ معظمہ نے ان کا معائنہ کیا - اور پولینڈ کے وزیر اعظم اور کمانڈر انچیف کو پیغام بھیجا - کہ ہم ایسی اچھی فوج رکھنے پر آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں - وزیر اعظم نے جواب میں کہا ہے کہ آپ کے حوصلہ افزا پیغام سے پول سپاہیوں کے حوصلے بہت بڑھ گئے ہیں

واشنگٹن ۹ مارچ - برطانیہ کو پٹہ پر اور ادھار مال دینے کا بل امریکن سینیٹ نے کل شام پاس کر دیا - اب یہ پھر ایوان نمائندگان میں پیش ہوگا - تا ترمیم کی منظوری حاصل ہو سکے - امید ہے - کل شام تک اس پر دستخط ہو جائیں گے - اس کا ایک فوری نتیجہ یہ ہوگا - کہ صدر روزویلٹ کو یہ اختیار حاصل ہو جائے گا - کہ ۳۲ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ مالیت کا جنگی سامان برطانیہ یا جس اور ملک کی وہ مدد کرنا چاہیں فوراً مدد دے سکیں -

لنڈن ۹ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ یوگوسلاویہ کی گورنمنٹ جرمنی کو ناراض کرنے کی جرأت نہیں کر سکتی - نازی حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ جرمنی اس ملک کو نہ دوست سمجھتا ہے نہ دشمن - یہ ملک معاہدہ وارسائی کی پیدائش ہے تاہم اس ملک کے لوگوں کی خواہش ہے کہ وہ غیر جانبدار رہیں -

انقرہ ۹ مارچ - ترکی کے جرمن سفیر نے ترک وزراء کو دعوت دی تھی - کہ وہ مغربی یورپ میں جرمن فتوحات کی فلم کو دیکھیں - مگر ترک وزراء نے انکار کر دیا - ترکی کی پوزیشن کے متعلق ڈاکٹر سیدام ہدہ گلو ایک اہم بیان دیں گے -

لنڈن ۹ مارچ - اس وقت افریقہ میں صرف کیرن ہی ایک جگہ ہے - جہاں اطالوی مقابلہ کر رہے ہیں -

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی